بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۹ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۹۴ھ ۱۳ شہادت ۱۳۵۳ش ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۷۴ء	نمبر ۸۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اسبابؐ کی پرستش بُتوں کی پرستش سے بھی بڑا شرک ہے

مومن کو چاہیئے کہ بظاہر اسباب تلاش کرے لیکن نظر ہر آن اللہ تعالیٰ پر رکھے

حدیث شریف میں لکھا ہے مامن داءٍ الّالہٗ دواءٌ یعنی کوئی بیماری نہیں جس کی دوائی موجود نہ ہو اگر اصلی دوا اور علاج ہوتا رہے تو عمرِ طبعی سے پہلے اِنسان مرے کیوں؟

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے۔ ایک ہی بیماری میں باریک در باریک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے۔ انسان بڑا کمزور ہے غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ اکثر اوقات تشخیص میں ہی غلطی ہو جاتی ہے اور اگر تشخیص میں نہیں ہوئی تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے۔ غرض انسان نہایت کمزور ہستی ہے غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا خدا تعالیٰ کا فضل ہی چاہیئے، اس کے فضل کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دافع بلیات تو صرف خدا تعالیٰ ہے ہندو تو پتھّروں کی پُوجا کرتے ہیں کبھی نہ کبھی خیال آ ہی جاتا ہو گا کہ اپنے ہی ہاتھوں سے انہیں بنایا ہے اور پھر انہیں کی پُوجا کی جاتی ہے مگر اسباب کی پرستش کرنیوالے ان سے بھی زیادہ مُشرک ہوتے ہیں۔ نیچری وغیرہ جو اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ جو اپنی علمیت دولت پر گھمنڈ کرتے ہیں وہ خطرناک مقام پر ہوتے ہیں۔ ہاں اسباب کا تلاش کرنا منع نہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جب جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اپنے کام کاج کی تلاش میں لگ جاؤ اور اللہ کریم کا فضل مانگتے رہو۔ اسباب پر بھروسہ مت کرو۔ مومن کو چاہیئے کہ بظاہر اسباب تلاش کرے اور نظر اللہ تعالیٰ پر رکھے۔

علمِ طِبّ پہلے یونانیوں کے پاس تھا پھر ان سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو انہوں نے ہر نسخہ سے پہلے ھوالشّافی لکھنا شروع کر دیا اور یہ طریق مسلمانوں کے سوا کسی نے بھی اختیار نہیں کیا۔ بڑا سعید طبیب وہ ہے جو ایک طرف تو دوا کرے اور دوسری طرف دعا میں مشغول رہے اور یہ سمجھے کہ شفا صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۶۷، صفحہ ۳۶۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ ارشہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب حضور کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور تمام دینی مقاصد میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۲ ارشہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت بھی پہلے کی نسبت زیادہ علیل ہے اور تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل صحت عطا فرمائے اور محترم نواب زادہ صاحب موصوف کو بھی اپنے خاص فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میری بیٹی عزیزہ امۃ المجیب جاوید سلمہا اللہ اپنے دو بچوں سمیت مورخہ ۱۳ اپریل کو لائلپور سے کراچی اور وہاں سے لندن بذریعہ ہوائی جہاز جا رہی ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیر وعافیت منزلِ مقصود پر پہنچائے۔ آمین۔

(ابو العطاء جالندھری)

سنگاپور سے اطلاع ملی ہے کہ جماعتِ احمدیہ سنگاپور کے معمر ترین دوست مارتین صاحب ۱۲ مارچ کو قضاءِ الٰہی سے ۱۲۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے اور جماعت کے ساتھ ان کا بہت پُرانا تعلق تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنّت الفردوس میں جگہ دے۔ (نائب وکیل التبشیر)

اللہ تعالیٰ نے لیفٹیننٹ مبشر احمد صاحب (پاکستان نیوی) ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کو ۱۱ فروری ۱۹۷۴ء بروز سوموار فرزند عطا فرمایا۔ نومولود حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کا پڑپوتا اور مکرم کیپٹن محمود شوکت صاحب پشاور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے اور عمرِ دراز عطا کرے۔ آمین

میرے والد محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کا بازو ٹوٹ گیا تھا جس کا اپریشن کرنا پڑا اب پلستر کھول دیا گیا ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔ (نسیم احمد باجوہ۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ ر ماہ شہادت ۱۳۵۳ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت اور ضلالت میں مابہ الامتیاز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہدایت اور گمراہی کی راہیں واضح کردی ہیں اور لوگوں کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو ہدایت کی راہ اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنیں اور اگر چاہیں تو گمراہی کی راہ اختیار کرکے غضب الٰہی کے مورد بنیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج
فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ
اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَہَا ط
وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ (البقرہ آیت ۲۵۷)

ترجمہ:- دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں (کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔ پس (سمجھ لو کہ) جو شخص (اپنی مرضی سے) نیکی سے روکنے والے (کی بات ماننے) سے انکار کرے اور اللہ پر ایمان رکھے تو اس نے (ایک) نہایت مضبوط قابلِ اعتماد چیز کو جو (کبھی) ٹوٹنے کی نہیں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ہدایت اور گمراہی کا فرق خوب واضح ہو چکا ہے اور یہ کہ لوگ اگر چاہیں تو اپنی مرضی سے ہدایت کی راہ اختیار کر کے اس پر مضبوطی سے قائم ہو سکتے ہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو ایسا نہ کرنا چاہیں تو وہ اس بارہ میں آزاد ہیں کہ طاغوت کے پیرو بنے رہیں۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے ہدایت کی راہ اختیار کرنے والوں اور اپنی مرضی سے گمراہی کی راہ پر چلنے والوں کا الگ الگ ذکر کرکے ان کے متضاد انجام پر روشنی ڈالی ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَی النُّوْرِ ط وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـئُہُمُ الطَّاغُوْتُ
یُخْرِجُوْنَہُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِکَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ج ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:- اللہ اُن لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست نیکی سے روکنے والے (لوگ) ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ لوگ آگ (میں پڑنے) والے ہیں اور اس میں رہیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے ہدایت پر گامزن ہونے والوں اور اپنی مرضی سے گمراہی اختیار کرنے والوں دونوں کے جس انجام پر روشنی ڈالی ہے وہ بجائے خود ان دونوں کی واضح اور بیّن علامت کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر اپنی مرضی سے ایمان لانے والوں کی ایک علامت یہ بتائی ہے کہ اللہ اُن کا دوست ہوتا ہے اور اس امر کا ثبوت کہ فی الواقعہ اللہ اُن کا دوست ہے یہ ہے کہ جب بھی اُن کے لئے کوئی اندھیرا پیدا ہوتا ہے یعنی کوئی مشکل یا مصیبت وارد ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ اُس اندھیرے کو دور کرکے اُن کے لئے رُوحانی ترقی اور کامیابی کی راہ کو پھر روشن کر دکھاتا ہے اور وہ ترقی کی راہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اِس کے جو لوگ گمراہی میں مبتلا رہنے کو ترجیح دیتے ہیں ان کے واسطے روحانی لحاظ سے تاریکی اور ظلمت بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ بالآخر جہنم کا ایندھن بنے بغیر نہیں رہتے۔ یہ علامت ہدایت کی راہ پر گامزن رہنے والوں اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کے مابین مابہ الامتیاز کا درجہ رکھتی ہے اور اِس سے بآسانی پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ کون لوگ ہدایت کی راہ پر گامزن ہیں اور کون ہیں جو گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اس کی لازوال و بے مثال شریعت کے ذریعہ ہدایت و گمراہی کے فرق کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے اور ہدایت کی راہوں اور اِسی طرح گمراہی کی راہوں کی واضح طور پر نشاندہی کردی ہے پھر بھی دنیا میں ہم یہی دیکھتے ہیں کہ ہر قوم خواہ وہ گمراہی وضلالت کے بھنور میں ہی کیوں نہ پھنسی ہوئی ہو یہی سمجھتی اور دعویٰ کرتی ہے کہ وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہے۔ طبعاً سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ کون اپنے اِس دعوے میں سچا ہے اور کون جھوٹا۔ سو اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہی دیا ہے کہ جو لوگ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں میں اُنکا دوست ہوتا ہوں اور ان کی مسلسل اندھیروں سے روشنی کی طرف رہنمائی کرتا رہتا ہوں۔ اب جس میں بھی یہ علامت موجود ہو یعنی جسے بھی خدا تعالیٰ کی دوستی اور رفاقت حاصل ہو اور جو اِس دوستی اور رفاقت کے زندہ نشان اور عملی ثبوت اپنے ساتھ رکھتا ہو وہی ہدایت کی راہ پر گامزن اور نجات یافتہ ہے اور جسے یہ امتیاز حاصل نہیں ہے اس کی گمراہی ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا ہے۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اُن بندگانِ خاص کا ذکر کرتے ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رفاقت کا خصوصی شرف حاصل ہوتا ہے فرمایا ہے:-

"وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا اُن کا ہو جاتا ہے۔ اُن کی دُعائیں خارق عادت طور پر اثر دکھاتی ہیں۔ اُن کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے۔ وہ ہر میدان میں اپنے مخالفوں پر فتح پاتے ہیں۔ اُن کے چہروں پر محبّتِ الٰہی کا نور چمکتا ہے۔ اُن کے در و دیوار پر خدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا اُن کیلئے اُس شیر مادہ سے زیادہ غصہ ظاہر کرتا ہے جس کے بچے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے۔ وہ گناہ سے معصوم، وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم، وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ خدا عجیب طور پر ان کی دُعائیں سُنتا ہے اور عجیب طور پر ان کی قبولیت ظاہر کرتا ہے یہاں تک کہ وقت کے بادشاہ ان کے دروازوں پر آتے ہیں، ذوالجلال کا خیمہ ان کے دِلوں میں ہوتا ہے اور ایک عجیب رعبِ خدائی ان کو عطا کیا جاتا ہے اور شاہانہ استغناء ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور اہلِ دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ فقط ایک کو جانتے ہیں اور اُس ایک کے خوف کے نیچے ہر دم گداز ہوتے رہتے ہیں۔ دنیا ان کے قدموں پر گری جاتی ہے گویا خدا انسان کا جامہ پہن کر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کا نور اور اِس ناپائیدار عالم کا ستون ہوتے ہیں۔ وہی سچا امن قائم کرنے کے شہزادے اور ظلمتوں کے دُور کرنے کے آفتاب ہوتے ہیں۔ وہ نہاں در نہاں غیب الغیب ہوتے ہیں۔ کوئی ان کو پہچانتا نہیں مگر خدا اور کوئی خدا کو پہچانتا نہیں مگر وہ۔ وہ خدا نہیں ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ خدا سے الگ ہیں۔ وہ ابدی نہیں ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ کبھی مرتے ہیں۔ پس کیا ایک ناپاک اور خبیث آدمی جس کا دِل گندہ، خیالات گندے، زندگی گندی ہے ان سے مشابہت پیدا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۹ و ۵۰ زمانہ تصنیف ۱۹۰۰ء)

یہی وہ مابہ الامتیاز ہے جس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی صداقت دنیا میں آشکار ہوئی اور یہی وہ مابہ الامتیاز ہے جو جماعت احمدیہ کی حقانیت کو دُنیا پر گزشتہ ۸۵ سال سے آشکار کرتا چلا آرہا ہے۔

درخواستِ دُعا

مکرم فتح محمد خان صاحب مقیم سرگودھا اپنے صاحبزادے حافظ بُرہان احمد اپنی دو صاحبزادیوں عابدہ نسرین اور طاہرہ بشریٰ کی کامیابی پر چندہ مساجد بھجواتے ہوئے قارئین الفضل سے دُعا کے متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو والدین کے لئے قرۃ العین اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کا عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک وی ڈیرہ غازیخان)

اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے مشروط کر دی ہے اس کے قرب کا یہی ایک راستہ کھلا ہے۔ دیگر راستے سب بند ہیں پس جن لوگوں کو خدا ملا۔ سرکار دو عالم کی اتباع سے ملا اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر ملا۔ کیونکہ یہی وجود اب خدا نما ہے اور اسی وجود سے ہی صحابہ کرام کو خدا نظر آیا۔ صحابہ کرامؓ کا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق در اصل خدا تعالیٰ سے عشق تھا کیونکہ حضور کی ذات ایک آئینہ تھی جس کے ذریعہ سے خدا نظر آتا تھا غرض کامل اتباع کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اپنے متبوع کی اطاعت میں کھویا جائے اور اسی رنگ میں رنگین ہو جائے۔ صحابہ کرامؓ کی اطاعت ایسی ہی اطاعت تھی۔ انہوں نے عقیدت۔ اطاعت اور عشق و وفا میں وہ نمونے دکھائے جن کی یاد قیامت تک باقی رہے گی وہ سراسر پیکر صدق و وفا تھے وہ گھروں سے نکالے گئے اپنے املاک سے بے نصیب کئے گئے اور اپنے عزیزوں سے جدا کئے گئے۔ اور پھر اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کی راہ میں قربان کر کے بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے لیکن اُف تک نہ کی۔ ان کے عشق و وفا کی تصدیق اللہ تعالےٰ نے بھی کر دی۔

صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ
قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَّنْتَظِرُ

اور یہ حقیقت ہے کہ ان کے کارناموں سے قیامت تک تاریخ کے اوراق رنگین ہوتے رہیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن جانثاروں میں سے تھے۔ جنہوں نے سب کچھ قربان کر کے بھی یہ کہا کہ ابھی محبت کا حق ادا نہیں ہوا۔ حضور کی ایک ذرا سی تحریک پر کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ اسی لئے صدیق کا مقام پایا۔ سفر و حضر میں لازم و ملزوم رہے وفا و محبت کا حق ادا کر دیا۔ بلکہ ایک لمحہ بھی حضور کی صحبت کے بغیر نہ گزار سکتے تھے۔ لکھا ہے کہ ایک بار مسجد میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔ پس جب حضور کا نام لیا تو تصور میں حضور کا زمانہ یاد آ گیا۔ رقت طاری ہو گئی جب ذرا سنبھلے تو پھر کہا کہ حضور نے یوں فرمایا۔ پھر وہی کیفیت طاری ہو گئی غرض تین بار بمشکل اپنا کلام پورا کیا۔ یہ تھی محبت اور اس کا مظاہرہ۔ جب فوت ہونے لگے تو کہا کہ حضور کو کتنے کپڑے کفن کیلئے دئے گئے تھے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تین۔ کہنے لگے کہ مجھے بھی تین ہی دینا۔ دو تو بدن پر موجود ہیں۔ ایک نیا لینا۔ کہنے لگیں تین نئے لیں گے فرمایا کہ نئے تو زندوں کے لئے ہیں۔ مردوں کیلئے تو پرانے درست ہیں کیونکہ یہ پیپ اور خون سے بھر جائیں گے پھر کہا کہ حضور کب فوت ہوئے تھے کہا کہ دوشنبہ کے روز۔ پوچھا۔ آج کیا دن ہے۔ جواب ملا۔ کہ دوشنبہ۔ کہا کہ میں بھی آج کے دن حضور کی خدمت میں پہنچوں گا چنانچہ اسی دن وصال ہوا۔ یہی وصیت فرمائی کہ مجھے حضور کے پاس قبر ملے۔ فوت ہونے کے وقت انسان کی بہت سی تمنائیں ہوتی ہیں۔ لیکن آپ نے کہا تو یہی کہ مجھے حضور کے پہلو میں جگہ ملے یہ ہے کمال محبت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرے صحابہؓ بھی اسی قبیل کے تھے۔ اُن کے ہر قول و فعل سے عشق رسول ظاہر ہوتا تھا۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے حجۃ الوداع کا قصد فرمایا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ہمراہ تھے۔ مکہ پہنچ کر علیل ہو گئے۔ بیماری نے طول کھینچا۔ بے قراری بڑھتی گئی۔ حضور نے پوچھا روتے کیوں ہو۔ عرض کیا کہ جس خاک کو خدا اور رسول کی محبت میں ہمیشہ کے لئے چھوڑ آیا تھا۔ شاید وہی نصیب ہو گی۔ (مطلب یہ تھا کہ میں مکہ میں کہ میرا وطن ہے مرنا اور دفن ہونا نہیں چاہتا۔ جہاں حضور ہیں وہی خاک میسر آ جائے تو میری مراد پوری ہو جائے۔) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تشفی دیتے ہوئے اُن کے قلب پر دست مبارک رکھ کر تین بار دعا کی۔ شفایاب ہو گئے اسی طرح ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی مجلس میں فرمایا کہ جنت میں ایک مقام ہے وہ صرف مجھے ہی ملے گا۔ ایک صحابی یہ سنکر رو پڑا۔ آپؐ نے پوچھا تو کیوں رویا۔ کہا۔ یا رسول اللہ مجھے آپؐ سے شدید محبت ہے۔ ایک لمحہ بھی آپ کے بغیر نہیں گزر سکتا۔ جب آپ وہاں ہونگے تو میں کہاں ہوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ ہوگا۔ غرض ان کی حالت اس مصرع کے مصداق تھی کہ" ع

"تا نہ بینم رخ تو در رخ دیباں ننہم"

. . . . حضرت رافعؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ حضور کے ساتھ سفر میں ہمرکاب تھے۔ ہمارے اونٹوں پر چادریں تھیں۔ جن میں سرخ ڈورے تھے ایک پڑاؤ پر حضور نے ارشاد فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ سرخی تم پر غالب آتی رہی ہے۔ حضور کا یہ فرمانا تھا کہ ہم ایک دم گھبرا اٹھے اور ہمارے بھاگنے سے اونٹ بھی ادھر ادھر بھاگنے لگے اور ہم نے سب چادریں اتار دیں۔ یہ محبت تھی جو جاگ رہی تھی۔ حضور کی ذرا سی ناگواری بھی ان کو پسند نہ تھی۔ یہ سچ ہے۔ کہ جہاں محبت ہو وہاں قیل و قال نہیں ہوتی حال ہوتا ہے صحابہ کی ذہانت رضائے محبوب معلوم کرنے میں دقیق رہتی تھی۔ اور جب یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ خدا اور اس کے رسول کی یہ منشاء ہے تو پھر قیل و قال نہ ہوتی تھی عمل ہوتا تھا۔ شکوک اور عذرات تو مغائرت کی دلیل ہوتے ہیں۔ جہاں ذوق ہم آہنگ ہو وہاں عدم تعمیل کیسی؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک اور عاشق رسول تھے جنہوں نے شاہِ کونینؐ کے در کی غلامی اختیار کر لی تھی۔ ایک لمحہ کیلئے بھی فراق گوارا نہ تھا حضور کے گھر کا سودا سلف لانا ان کے ذمہ تھا۔ بارگاہ رسالت کے مہمانوں کا کام بھی ان کے سپرد تھا ایک دفعہ جب قرضہ زیادہ ہو گیا تو یہودی نے حضرت بلالؓ کو کہا کہ قرضہ بڑھ گیا ہے اور دھمکی دی کہ اگر ایک ہفتہ تک ادا نہ ہوا تو پکڑ کر غلام بنا لوں گا۔ پھر اسی طرح بکریاں چراتے پھرو گے۔ یہودی نے تلخ کلامی بھی کی۔ بلالؓ نے حضور سے جا کر عرض کی کہ حضور مجھے یہودی کی درشت کلامی کی تو کوئی پرواہ نہیں۔ اگر اس نے پکڑ کر غلام بنا لیا۔ تو حضور کو پریشانی ہو گی۔ میں باہر چلا جاتا ہوں وہاں کما کر جب قرضہ اتارنے کے قابل ہو جاؤں گا تو واپس آ جاؤں گا۔ حضور کو تو علم تھا کہ قرضہ تو بلالؓ کا نہیں۔ بارگاہ رسالت کا ہے۔ فرمایا کہ ایک دن ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ بلالؓ نے وہ رات کرب سے گزاری اور صبح کو پتہ لگا۔ کہ ایک قطار اونٹوں کی سامان سے لدی ہوئی شام سے دربار رسالت میں آئی۔ حضور نے بلالؓ کو بلا بھیجا اور کہا۔ کہ جاؤ پہلے یہودی کا قرضہ چکا دو . . . ایک بار ہی حضرت بلالؓ نماز باجماعت سے رہ گئے۔ حضور نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ حضور میں حضرت فاطمہؓ کے گھر کے پاس سے گزر رہا تھا کہ حسنؓ کے رونے کی آواز آئی۔ میں نے پوچھا۔ بی بی حسنؓ کیوں روتا ہے۔ مجھے دے دو میں اس کو بہلاؤں۔ کہا کہ یہ مجھ سے ہی بہلتا ہے۔ اور کسی سے نہ بہلے گا۔ اور کہا کہ میں نے آٹا بھی پیسنا ہے۔ دیر ہو رہی ہے میں نے کہا۔ بی بی۔ اسے آپ بہلائیں میں آٹا بنا دیتا ہوں۔ چنانچہ حضور میں حضرت فاطمہؓ کا کام کرتا رہا۔ اسلئے دیر ہو گئی۔ یہ سنکر حضور زیر لب مسکرائے اور دعا دی ؎

محبت کی رسمیں نہ ترکی نہ تازی
بشہر محبت نہ کافر نہ غازی

یہ سچ ہے کہ جہاں محبت ہو۔ وہاں سب کچھ جائز ہے۔ نہ آٹا پیسنے میں عار ہے نہ پنکھا جھلنے میں اور نہ جسم دبانے میں۔۔۔ ۔۔۔ اور جب تک حضور زندہ رہے۔ بلال بارگاہ رسالت کے موذن رہے جب حضور فوت ہوئے تو اذان کہنا چھوڑ دی محبوب کی جدائی میں کسی طرح بھی دل نہ لگتا تھا۔ حضور کے بیٹھنے کی جگہ کو جب خالی دیکھتے تو بے حال ہو جاتے جن گلیوں سے حضور کا گزر ہوتا تھا وہ بلال کو حضور کی یاد دلاتیں تو ہوش کھو بیٹھتے روزانہ مزار مبارک پر حاضر ہو کر اشک کا چھڑکاؤ کرتے تو اشکوں کا سیلاب بھی بہاتے صحت بگڑتی گئی اور بے قراری بھی بڑھتی گئی کسی نے مشورہ دیا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ شاید دل بہل جائے۔ چنانچہ شام کو چلے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں غم غلط کرنے کی کوشش کی۔ کچھ دن کو سہارا ہوا لیکن ایک شب حضور کو خواب میں دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ بلال یہ کیا جفا ہے۔ جو تم مجھ پہ روا رکھتے ہو۔ میری زیارت کو بھی نہیں آتے اس کو وفا نہیں کہتے۔ جب بیدار ہوئے تو زخم فراق اور گہرا تھا۔ آبدیدہ ہو گئے۔ رخت سفر باندھا اور مدینہ کی طرف چل پڑے مدینہ پہنچ کر پہلے روضہ مبارک پہ حاضری دی اور رنج و غم کی داستان اشکوں کے ذریعہ کہہ ڈالی اور کہا کہ حضور اب مفارقت ناقابل برداشت ہے ان دنوں حضرت عمرؓ خلیفہ تھے اہل مدینہ کی خواہش تھی کہ بلالؓ ایام سعادت نشان کی یاد تازہ کرکے ایک دفعہ پھر اذان دیں لیکن کسی شخص کی مجال نہ تھی کہ بلال کو اس کا حکم دے۔ آخر حضرت حسنؓ سے کہا گیا۔ کہ آپ کہیں۔ حسنؓ نے استدعا کی تو بات مان گئے۔ اذان دینا شروع کی جب کہا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر تو لوگ مسجد نبوی کی طرف دوڑ پڑے اور عہد نبوی کو یاد کرکے رونے لگے۔ جب کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ تو شہر میں کہرام مچ گیا اور جب ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اشہد ان محمد رسول اللہ تو یہ حالت تھی کہ شہر کے در و دیوار لرز رہے تھے اور زن و مرد بچے بوڑھے حضورؐ کی مفارقت پر دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ اس وقت ہر شخص بے حال تھا مسجد میں بیٹھے ہوئے صحابہؓ کی ہچکی بندھ گئی۔ اب نہ بلالؓ میں اذان دینے کی سکت باقی تھی اور نہ سننے والوں کے ہوش و حواس برقرار تھے۔ غرض اسی حالت گریہ و بکا میں اذان ناتمام رہ گئی اور حضرت بلالؓ ایسے بیمار ہوئے کہ پھر اٹھ نہ سکے۔

عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب
دل کا کیا رنگ کروں خون جگر ہونے تک

واقعی ان کی روح اپنے حبیب سے ملنے کے لئے بے تاب تھی۔ مزید مفارقت کی طاقت نہ تھی۔ چنانچہ چند دن کے بعد ان کی روح جسد عنصری کو چھوڑ کر اپنے حبیب کے قدموں میں حاضر ہو گئی۔ جہاں وصال ہی وصال ہے جدائی نہیں

یہ سچ ہے کہ اصحاب الصفہ در اصل عشاق رسول تھے وہ کاروبار حیات سے کٹ کر آستانہ رسول پہ جا گزیں تھے جمال محبوب نے انہیں روک رکھا تھا۔ الغرض انہیں دوست اور کرم دوست انہیں اٹھنے نہیں دیتا تھا یہ جگہ ان کے لئے طور بن چکی تھی۔ تجلی محبوب کی تھی اور نظر اصحاب الصفہ کی۔ نہ تجلی میں کمی ہوتی تھی اور نہ ان کا ذوق سیراب ہوتا تھا۔ وہ دید کے مزے لوٹتے تھے اور جمال کے جلوؤں کو نظروں میں سمیٹ کر دوسروں کو سرشار بنا دیتے تھے۔ جمال ہی نے انہیں روک لیا تھا۔ اور جمال ہی ان کی غذا تھی۔ اور جمال ہی ان کا حافظ و نگران تھا۔

تری نگاہ سے ذرے بھی مہر و ماہ بنے
گدائے بے سر و ساماں جہاں پناہ بنے

اصحاب رسولؐ کے بعد جس وجود نے سب سے زیادہ محبت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات تھی۔ فرمایا کہ یہ شرف مکالمہ مخاطبہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرتؐ کی امت میں سے نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا۔ اور کہا۔ تو یہی کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

مے پریدم سوئے او کوئے مدام
من اگر مے داشتم بال و پرے

تیری الفت میں ہے محمود میرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

اور اپنی جماعت کو یہ نصیحت کی کہ تم جو صحابہ سے ملنے کی آرزو کرتے ہو۔ اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔ خدا کرے کہ ہم ایسے ہی ہوں۔

ضروری اعلان:... ۳۰ر شہادت (اپریل) تک سال کے چھ ماہ گذر جائیں گے۔ ہر مجلس کے بجٹ کا نصف وصول ہو کر ۳۰ر شہادت (اپریل) سے قبل مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے ایسی مجالس جن کی نصف وصولی مرکز میں پہنچ جائیگی انکے نام حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائینگے۔ تمام مجالس کوشش فرمائیں۔ (قائد مال)

محترم شیخ عبدالحمید صاحب جالندھری کی وفات

(مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب دارالبرکات ربوہ)

محترم شیخ عبدالحمید صاحب جالندھری پنشنر اکاؤنٹ آفیسر محکمہ بجلی مورخہ ۱۷ر مارچ ۱۹۷۴ء بوقت صبح دس بجے بعمر اسی سال اپنی کوٹھی ۲۹ وویلا روڈ محلہ راجگڑھ لاہور میں دل کی حرکت اچانک بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ صاحب مرحوم کے والد صاحب کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ ابھی چار پانچ سال کے تھے۔ اس کے بعد آپ کی پرورش آپ کے ایک رشتہ دار نے کی جو مخلص احمدی تھے۔ بعد میں یہی بزرگ آپکے خسر ہوئے۔ انہوں نے آپ کو قادیان میں تعلیم دلائی۔ تکمیل تعلیم کے بعد آپ گورنمنٹ کی ملازمت سے منسلک ہوئے اور محکمہ بجلی سے پنشن پائی۔

شیخ صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ ہمہ وقت دعا میں مصروف رہنا۔ نمازوں کو دل لگا کر اور باقاعدگی سے پڑھنا۔ ذکر الٰہی۔ روزہ۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا۔ سونا کم۔ کھانا کم۔ مخلوق خدا کی خدمت۔ خلیفۂ وقت اور نظام کا ادب و احترام اور اس سے دلی وابستگی۔ قرآن کریم کا مطالعہ اور تلاوت میں باقاعدگی یہ آپ کے معمولات تھے۔

غرباء کی مدد اور دلجوئی۔ نجی ملازموں سے ہمدردی اور حسن سلوک۔ اپنے ملنے والوں سے محبت اور احسان۔ اپنے بچوں کے دوستوں تک سے پدرانہ شفقت، محبت اور خدمت ساری عمر ان کا عمل رہا۔

چند سال پہلے کا ذکر ہے آپ کے ایک کرایہ دار ایسی حالت میں اچانک وفات پا گئے کہ ان کے ذمہ کئی سو روپیہ بقایا تھا۔ کرایہ کی وصولی کا کام میرے سپرد تھا۔ جب میں نے کرایہ دار کی وفات اور بقایا کرایہ کی اطلاع آپ کو دی تو آپ نے فوراً ایک معقول رقم مجھے اس ہدایت کے ساتھ بھجوائی کہ یہ رقم مرحوم کے پسماندگان کی خدمت میں ہمدردی کے جذبات کے ساتھ بطور ہدیہ پیش کر دی جائے اور بقایا کرایہ وصول نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تینوں بیٹے باعزت عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ شیخ عبدالعزیز صاحب سابق ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر حال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و سپریم کورٹ لاہور میں پریکٹس کر رہے ہیں۔ شیخ عبدالمجید صاحب پاکستان نیشنل ریفائنری کراچی کے مارکیٹنگ منیجر ہیں اور جماعت احمدیہ حلقہ ڈیفنس سوسائٹی کے صدر ہیں۔ جماعتی کاموں کو دلی ذوق و شوق سے کرتے ہیں۔ تیسرے اور سب سے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر شیخ عبدالرحیم صاحب پی ایچ۔ ڈی حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں اور کالا شاہ کاکو میں گورنمنٹ کی ملوں میں ایک اہم عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔ یہ تینوں بھائی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب مرحوم کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی طاقت بخشے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

واقفین وقف عارضی سے ضروری درخواست

وقف عارضی کے فرض کو ادا کرکے جس طرح رپورٹ بھجوانا ضروری ہے اسی طرح اس رپورٹ پر اپنے وفد کا نمبر درج کرنا بھی لازمی ہے یہ رپورٹ خواہ دفتر کو بھجوائی جائے خواہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجی جائے۔ احباب اس کی پابندی فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۱۵۸۸

میں نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ نصیر احمد 62E بلاک نمبر 2 P.E.C.H.S. کراچی نمبر 29۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد عبدالوہاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر 29۔ گواہ شد:۔ رائے عبدالقدیر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر 29۔

مسل نمبر ۲۱۵۸۹

میں دانشمند خان ولد عبدالحنان خانصاحب قوم جمریانی افغان پیشہ زراعت عمر ۸۴ سال بیعت دسمبر ۱۹۱۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی زمین ۶۰ جریب موضع بانڈا موہب ضلع نوشہرہ قیمت -/۸۰,۰۰۰ روپے۔
۲۔ مکان خام رہائشی مالیت موجودہ -/۱۰۰۰ "
۳۔ مہمان خانہ خام " " -/۴۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ دانشمند احمدی بقلم خود شوکت منزل دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز ولد بابو عزیز الدین صاحب لندن حال ربوہ۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن حال ربوہ۔ ولد دانشمند خان صاحب۔

مسل نمبر ۲۱۵۹۰

میں رسول بی بی بیوہ محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ رسول بی بی بیوہ محمد عبداللہ صاحب۔ گواہ شد:۔ محمد شریف ولد چوہدری فقیر احمد صاحب مرحوم انسپکٹر بیت المال لاہور۔ گواہ شد:۔ مبارک احمد شاد ولد محمد ابراہیم کارکن دفتر بیت المال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۹۱

میں رشیدہ بیگم زوجہ نعمت علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن رحمت آباد ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۰/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
۲۔ زیور بصورت نقدی -/۲۳۰۰ "
۳۔ ایک راس بھینس قیمت -/۱۲۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ رشیدہ بیگم زوجہ نعمت علی صاحب رحمت آباد نزد لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد صادق صدر موصیان جماعت احمدیہ لطیف نگر۔ گواہ شد:۔ فضل احمد صدر جماعت احمدیہ لطیف نگر۔

مسل نمبر ۲۱۵۹۲

میں مبارکہ بیگم بیوہ چوہدری عظمت اللہ خانصاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ مبارکہ بیگم بیوہ چوہدری عظمت اللہ خانصاحب بہلول پور ضلع لائل پور۔ گواہ شد:۔ حشمت اللہ ولد چوہدری عظمت اللہ خانصاحب لائل پور۔ گواہ شد:۔ جاوید الحسن ولد محمد نواز چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۹۳

میں چوہدری محمود احمد ولد چوہدری خورشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محالی نگرا ضلع سیالکوٹ حال کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۳۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ چوہدری محمود احمد ولد چوہدری خورشید احمد ساکن محالی نگرا ضلع سیالکوٹ حال کراچی۔ گواہ شد:۔ عبدالعلیم خالد ولد ملک عبدالعظیم صاحب کراچی ۱۱۔ گواہ شد:۔ محمود احمد ولد ملک عطاء محمد صاحب کراچی ۱۱۔

مسل نمبر ۲۱۵۹۴

میں شہناز اختر بنت حبیب احمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غلام محمد آباد لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) گھڑی ایک عدد قیمتی -/۱۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شہناز اختر بنت حبیب احمد مرحوم احمدی غلام محمد آباد۔ مدینہ چوک۔ مکان ۵/۱۰۹۸ لائلپور۔ گواہ شد:۔ فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا۔ غلام محمد آباد۔ لائلپور۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر نثار احمد بنگوی غلام محمد آباد لائلپور۔

"جانوروں کا مہلک اپھارہ"
دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ [illegible]
فی پیکٹ -/۵۔ درجن -/۴۰ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ سٹاکسٹ۔
سٹاکسٹ:۔ ناصر دین میڈیکل ہال گولبازار ربوہ

جناب شیر علی صاحب زعیم انصاراللہ ادرحماں ضلع سرگودھا نے لکھا:۔
"ہم نے جانوروں پر **اکسیر اپھارہ** کا بارہا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جانور کو یہ دوا دی گئی وہ فوراً ٹھیک ہوگیا۔ یہاں تک کہ اپھارہ کی شدت سے گر کر قریب المرگ جانوروں کو بھی اگر اکسیر اپھارہ کا پیکٹ پہنچ گیا تو اس کا اپھارہ فوراً غائب ہوکر اس کی جان بچ گئی"
فی پیکٹ -/۱۔ درجن یا زائد پر ۱/۲ کمیشن۔
دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
حیوانات کے متعلق مفید لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶، ۶۰۷

شفائے اپھارہ
جانوروں کا جان لیوا اپھارہ منٹوں میں غائب کرنے والی مجرب دوا۔ ہر پیکٹ پر گارنٹی۔
قیمت -/۷۵۔ درجن -/۶ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندہ جات کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خاص ہدایت

عہدیدار اصحاب کی خدمت میں ضروری گذارش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے :-

" مالی قربانیوں کے لحاظ سے جماعتیں تین قسم کی ہیں۔ ایک وہ ہیں جو آج سے پندرہ دن پہلے مجھے یہ اطلاع بھجوا چکی ہیں کہ انہوں نے اپنا بجٹ پورا کر دیا ہے اور اب اپنے بجٹ سے زائد وصولی کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ دوسری وہ جماعتیں ہیں جو کہتی ہیں کہ وہ اپنے حصے کا بجٹ وقت کے اندر پورا کر دیں گی اور تیسری وہ جماعتیں ہیں جو ہمیشہ ہی اپنا بجٹ پورا نہیں کرتیں۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ ایسی جماعتوں کی حالت پر بھی رحم فرمائے "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء)

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد پر غور فرماویں اور کوشش فرماویں کہ ۳۰ اپریل تک وہ اپنے تمام بقایاجات ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ عہدیدار اصحاب خاص طور پر کوشش فرماویں کہ کسی دوست کے ذمے بھی لازمی چندہ جات کا کوئی بقایا رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کارکردگی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ اور درخواستِ دعا

خاکسار کی بچیوں امۃ الحق طاہرہ سلمہا اور امۃ الحکیم ناصرہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء کو عمل میں آئی۔ مکرم کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں نے رخصتی سے قبل اجتماعی دعا کرائی۔

یہ دونوں بچیاں محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کی نواسیاں ہیں ان کے نکاحوں کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے موقع پر فرمایا تھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری بچیوں کو ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

(محمد شفیع سلیم احمدی۔ کھاریاں ٹاؤن ضلع گجرات)

شکریۂ احباب

خاکسار کی بھابی صاحبہ محترمہ آمنہ بشریٰ اہلیہ عزیزم خلیل احمد صاحب گذشتہ برس برائے علاج نہایت خطرناک حالت میں لندن گئی تھیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو کر اپنے گھر واپس پہنچ چکی ہیں، الحمد للہ۔ عاجزہ اُن احبابِ جماعت کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے اپنی دعاؤں میں انہیں یاد رکھا۔

(فرخندہ اختر شاہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تربیتی اجتماع

مجالسِ انصار اللہ ضلع لاڑکانہ اپنا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۷۔۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ۔ اتوار بمقام انور آباد منعقد کر رہی ہیں جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مرکز کی طرف سے نمائندگان کی شرکت متوقع ہے۔ جملہ اراکین انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع سے فائدہ اُٹھائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا :- میرے والد محترم محمد حسین صاحب بٹ احمد نگر کی آنکھوں کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی پوری طرح بحال کرے اور کامل صحت عطا فرمائے۔ (محمد افضل بٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احمدی نوجوان اشاعتِ اسلام کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو ۔۔۔ اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے، دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا بلکہ یاد رکھو واللہ خیر الرازقین۔ جب اِس طرح مال خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی "

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

منظوری انتخاب صدر مجلس موصیان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۷۵/۴/۳۰ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔

۱۔ جماعتِ احمدیہ پیر کوٹ ثانی = مکرم میاں نواب دین صاحب موصی نمبر ۹۲۴۴

۲۔ " کوئٹہ = " " بشیر احمد صاحب موصی نمبر ۴۶۶۴

(ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

میرے بھتیجے عزیزم حمید اللہ خان (WAPDA) X.E.N جہلم کچھ روز علیل رہے جس کی وجہ سے انہیں میو ہسپتال لاہور داخل کرایا گیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا چنانچہ برائے علاج لندن بھجوایا گیا۔ لندن میں ۷۴/۳/۲۳ کو ان کا انتقال ہو گیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون وہاں سے نعش یہاں لائی گئی۔

عزیز مرحوم مخلص احمدی تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔

(محمد ابراہیم خان آف کپورتھلہ۔ دار الصدر شمالی ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسۂ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء بروز اتوار مسجد دار الذکر میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوگا۔ جلسہ صبح ۹ بجے شروع ہوگا۔ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ جلسہ میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ لاہور)

گمشدہ چابیاں

چند روز ہوئے پولیس کی زیر تعمیر عمارت سے رحمت بازار ربوہ کی طرف آتے ہوئے میری دو چابیاں جو ایک رنگ میں منسلک تھیں کہیں گم گئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملیں تو مجھے پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(ریٹائرڈ بریگیڈیئر) اقبال احمد شمیم
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴